استاد ہر استاد

جناب بادشاہ مرزا صاحب ثمر لکھنوی مرحوم

لکھنؤ کی زیب وزینت کون تھا مسند آرائے شریعت کون تھا
واقف دین نبوت کون تھا جان مذہب روح ملت کون تھا
لکھنؤ گو مرنے والا مرگیا
پر تجھے شیعوں کا مرکز کر گیا
کس نے دریا علم کے ہر سو بہائے تشنہ لب سیراب ہونے جن سے آئے
راستے کس نے شریعت کے بتائے فیض کس ابر کرم سے ہم نے پائے
کس نے ہر شیعہ کو شیعا کر دیا
یعنی اک قطرہ کو دریا کر دیا
علم و حکمت کا سبق کس نے دیا لکھنؤ کو لکھنؤ کس نے کیا
کس کے نور رخ کی پھیلی یہ ضیا محفل تاریک کو چمکا دیا
حق کو پہچانا یہ قوت آگئی
قلب مومن میں بصارت آگئی
کس نے سکھلایا ہے مذہب کا چلن کون تھا ظلمت میں شمع انجمن
کس کے ہاتھوں یہ ہوا کار حسن باغ ایماں کا پھلا پھولا چمن
اس چمن کی آبیاری کس نے کی
قوم کی تیمارداری کس نے
لکھنؤ اجڑا ہوا گلزار تھا سرد علم و فضل کا بازار تھا
گو کہ مذہب تھا مگر بیمار تھا اور اس کا اک یہی دلدار تھا
ایسی کی تیمارداری قوم کی
توڑ دی جس نے سلاسل نوم کی

سر ہوا اونچا تو سرداری بڑھی دین حق کی گرم بازاری بڑھی
علم و حکمت سے یہ بیداری بڑھی گوشہ گوشہ میں عزاداری بڑھی
سوز غم سے شمع کی لو ہو گئے
تھے جہاں دس شیعہ اب سو ہوگئے

پاک طینت سید عالی نسب نام نامی سے ہیں واقف شیعہ سب
محسن ملت کا پایا ہے لقب آپ فخر ہند تھے فخر عرب کشت
آپ ہی کے فیض سے یہ شان ہے
لکھنؤ ہندوستاں کی جان ہے

عالموں کی جان کیا کہنا ترا جان اور ایمان کیا کہنا ترا
اے خدا کی شان کیا کہنا ترا حق پہ تھا قربان کیا کہنا ترا
کام جو کرنا تھا تجھکو کر گیا
نام کو زندہ کیا خود مر گیا

جہل کی ظلمت میں کب تھی دید علم یک بیک چمکا ہلال عید علم
شکر ہے پوری ہوئی امید علم مل گیا جب آپ سا خورشید علم
لکھنؤ کو عالموں سے بھر دیا
کر دیا مذہب کو زندہ کر دیا

قوت روحانیت کا تھا اثر آپ کے در پر جھکا شاہوں کا سر
نقد علم و فضل تھا پاس اس قدر مال دنیا پر نہ اٹھتی تھی نظر
قدر احکام خدا سمجھا کیئے
آپ شاہوں کو گدا سمجھا کیئے

حبّذا اے حضرت غفرانمآبؒ آپ کے مداح ہیں سب شیخ و شاب
آپ نے دکھلائی شان بوترابؑ آپ تھے ہندوستاں میں لا جواب
طالب علم آپ کے عباد تھے
بلکہ آپ استاد ہر استاد تھے

(۱) محیی الملۃ والدین سید دلدار علی غفرانمآبؒ

کشتیٔ ملت کے لنگر آپ تھے بحر عرفاں کے شناور آپ تھے
رہبر دین پیمبرؐ آپ تھے جادۂ حق بندہ پرور آپ تھے
جس کو نقش پائے حضرت مل گیا
اس کو بس گلزار جنت مل گیا
اے مکین باغ جنت مرحبا ہے زباں زد صبر و ہمت مرحبا
مذہب شیعہ کی عزت مرحبا عاشق و شیدائے ملت مرحبا
متقی تھے آپ اور عادل بھی تھے
عالم دیں بھی تھے اور عامل بھی تھے
آپ تھے امید گاہ اہل علم آپ نے پیدا کی راہ اہل علم
آپ سے قائم تھا جاہ اہل علم حبّذا اے بادشاہ اہل علم
رحمت خالق کا سر پر تاج تھا
آپ سے آباد علمی راج تھا
آپ کا دم تھا معین بیکساں ذات حضرت تھی عصائے ناتواں
شرح کی حد میں بوقت امتحاں کام آئی آپ کی تیغ زباں
دشمنان جد کے قاطع مرحبا
اے رسوم بد کے قاطع مرحبا
باپ دادا کا ملا نقش قدم کیوں نہ ہوتے دوجہاں میں محترم
آپ کی تعریف ہو مجھ سے رقم قوت علمی، نہ ہے زور قلم
حق کروں کیونکر ادا حیران ہوں
آپ کا شرمندۂ احسان ہوں
اے سپہر علم کے روشن قمر آپ سے واقف ہیں سب اہل نظر
آپ کا جو کچھ ہے دنیا میں اثر سچ تو یہ ہے اس کو کیا جانے شمر
کچھ نہ اس سے بندہ پرور پوچھئے
جوہری سے قدر گوہر پوچھئے